Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۵ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ [illegible]

یوم سہ شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۷ شہادت ۱۳۳۵ ہش | ۱۷ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کوئی تازہ رپورٹ نہیں مل سکی۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۔ اخبار احمدیہ ۔

لاہور ۱۶ اپریل۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح لاہور سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۶ اپریل۔ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم اول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ البتہ کمر میں قدرے تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مشک خالص کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو فوری طور پر مشک خالص کی ضرورت ہے۔ لہذا جو احباب ایسے مقامات پر رہتے ہیں۔ جہاں خالص مشک ملتی ہے۔ تو وہ تین چار تافے حاصل کر کے فوراً بھجوا دیں۔ اور قیمت وغیرہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو رقم بھجوا دی جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

خان کابینہ میں شمولیت کی ہدایت

وزیر اعظم کی طرف سے تردید

کراچی ۱۶ اپریل۔ وزیر اعظم محمد علی نے کل تہران کو روانگی سے قبل ہوائی اڈے پر ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ میں نے کسی شخص کو ڈاکٹر خان صاحب کی توسیع شدہ کابینہ میں شامل ہونے کی ہدایت کی تھی۔ آپ نے کہا کہ میں نے اس ضمن میں کسی سے کچھ نہیں کہا تھا۔

افطار و سحر

تاریخ	سحری	افطاری
۴ رمضان المبارک	—	۶ بجکر ۲۱ منٹ
۵	۴ بجکر ۴ منٹ	۶ " ۲۲ "

جنگ بند کرنیکی حد کے مطابق ریاست کو تقسیم کرنیکی تجویز انتہائی طور پر غیر معقول ہے

پنڈت نہرو کی حالیہ تقریر پر امریکہ کے مشہور اخبار نیویارک ٹائمز کا تبصرہ

نیویارک ۱۶ اپریل۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کشمیر کا قضیہ طے کرنے کے لئے جنگ بند کرنے کی حد کے مطابق ریاست کو تقسیم کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے۔ امریکہ کے مشہور اخبار نیویارک ٹائمز نے اسے انتہائی طور پر غیر معقول قرار دیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اس طرح تو ریاست کی ۸۰ فیصد آبادی اور ریاست کا دو تہائی علاقہ ہندوستان کے پاس چلا جائے گا۔ اور کشمیر کی خوشنما وادی بھی اسے مل جائے گی۔ برخلاف اس کے پاکستان کو شمال میں ایک پہاڑی علاقہ اور کچھ جنوب کا علاقہ ملے گا۔ اور پھر تعجب خیز بات یہ ہے کہ اس قسم کی تقسیم میں مذہب کا کوئی خیال نہیں رکھا جائے گا۔ حالانکہ برصغیر کی تقسیم اسی بنیاد پر عمل میں آئی تھی۔ پاکستان کے دعوے کا مضبوط ترین پہلو اسی پر مبنی ہے۔ کہ کشمیر کی آبادی کی اکثریت مسلمان ہے۔

اخبار نے مزید لکھا ہے کہ پنڈت نہرو کی یہ بات بھی تسلیم کرنا نا ممکن ہے۔ کہ معاہدہ بغداد اور سیٹو میں پاکستان کی شمولیت سے کشمیر کے بنیادی مسئلے بدل گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر پاکستان کمزور ہو تو پھر اس قضیہ کا اور حل ہوگا اور اگر وہ مضبوط ہو جائے۔ تو پھر اسے اور طرح حل کیا جائے گا۔ یہ طرز عمل سراسر غیر منصفانہ ہے۔ اس سے پاکستان کے اس الزام کو تقویت پہنچتی ہے۔ کہ ہندوستان شروع ہی سے رائے شماری سے بچنے کے بہانے ڈھونڈتا چلا آرہا ہے۔

شہنشاہ ایران نے روس کا دورہ ملتوی کر دیا

وہ روس جانے سے پہلے ترکی کا دورہ کرینگے

تہران ۱۶ اپریل۔ شہنشاہ ایران نے روس کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ انہوں نے یکم جون کو ماسکو روانہ ہونا تھا۔ اب خیال ہے وہ جون کے آخر میں روس جائیں گے۔ اور وہاں جانے سے پہلے ترکی کا دورہ کرینگے۔ ایک اطلاع کے مطابق اب وہ ۱۵ مئی کو انقرہ روانہ ہو رہے ہیں۔

ماسکو ۱۶ اپریل۔ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن اور مارشل کروشچیف برطانیہ کے سرکاری دورے پر بحیرہ بالٹک کی بندرگاہ سے روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ بدھ کی صبح کو پورٹس ماؤتھ پہنچیں گے۔

سوڈان نے فنی امداد کی پیشکش منظور کر لی

قاہرہ ۱۶ اپریل۔ سوڈان نے فنی امداد کی روسی پیشکش منظور کر لی ہے۔ سوڈان کے وزیر اعظم جناب اسمٰعیل الازہری نے کل قاہرہ میں اخبار نویسوں سے گفتگو کے دوران اس امر کا انکشاف کیا۔ وہ عرب لیگ کے اجلاسوں میں شرکت کی غرض سے دس روز کے لئے قاہرہ آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس خبر کی بھی تصدیق کی۔ کہ چیکوسلواکیہ نے سوڈان کو اسلحہ فروخت کرنے کی پیشکش کی ہے۔ اور حکومت اس پر غور کر رہی ہے فلسطین کے متعلق مسٹر الازہری نے بتایا کہ اس بارے میں عرب لیگ جو بھی فیصلہ کرے گی۔ سوڈان اس پر عمل کرے گا

وزیر صنعت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۱۶ اپریل۔ پاکستان کے وزیر صنعت و تجارت جناب ابراہیم رحمت اللہ کل کراچی سے لنڈن پہونچ گئے۔ وہ پانچ روز لنڈن میں قیام کریں گے۔ اور تعلقات دولت مشترکہ اور تجارت کے برطانوی وزراء سے بعض اہم امور پر بات چیت کریں گے۔ وہ جرمنی اور اٹلی کے صنعتی مراکز کا بھی دورہ کرینگے۔

اسرائیل کے لئے لڑاکا طیارے

پیرس ۱۶ اپریل۔ فرانسیسی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے یہاں بتایا ہے کہ فرانس نے اسرائیل کو لڑاکا جیٹ طیارے دیئے ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ حال ہی میں آٹھ لڑاکا طیاروں کی ایک کھیپ اسرائیل بھیجی گئی ہے۔

عراق اور ایران کا معاہدہ

تہران ۱۶ اپریل۔ عراق اور ایران نے تیل کے متعلق متحدہ پالیسی اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اعلان کل عراق کے وزیر اقتصادیات نے کیا۔ وہ معاہدہ بغداد کی اقتصادی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے یہاں آئے تھے۔ آپ نے کہا کہ عنقریب اس ضمن میں دونوں ملکوں کے درمیان ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو جائیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۶ء

اردو کا مستقبل

ذیل میں ہم ہفت روزہ "ریاست" دہلی کی ۹ اپریل کی اشاعت میں سے ایک اداریتی نوٹ من وعن درج کرتے ہیں

"اردو کی نماز جنازہ میں شریک ہونیوالے

اس ہفتہ جے پور میں اردو کنونشن ہوئی اس کنونیشن میں راجستھان کے ہوم منسٹر پنڈت رام کشور نے تقریر کرتے ہوئے اردو زبان کے متعلق ارشاد فرمایا۔

"دنیا بھر میں بولی جانے والی تیرہ ہزار زبانوں میں سے چینی اور انگریزی کے بعد اردو سب سے زیادہ بولی جاتی ہے"۔

آپ کے علاوہ راجستھان کے راج پرمکھ مہاراجہ جے پور نے فرمایا۔ کہ

"اردو ایک ہندوستانی زبان ہے اور تمام مذاہب کے لوگ یہ زبان بولتے ہیں"۔

یہ دو اقتباسات تو راجستھان کی دو بہت بڑی اور ذمہ دار شخصیتوں کی تقریروں میں سے ہیں۔ اور راجستھان کے جو اہم ہندو اس کنونشن میں شامل ہوئے وہ یہ ہیں۔ مسٹر سکھاڈیا وزیر اعلیٰ راجستھان۔ مسٹر جے نرائن ویاس سابق وزیر اعلیٰ راجستھان۔ مسٹر اجولی ہوم سیکرٹری راجستھان۔ راجہ امرناتھ اٹل اور پنڈت رام کشور ویاس وغیرہ۔

ذمہ دار ہندو وزراء اور لیڈروں کا اردو کنونشن میں شامل ہونا جبکہ راجستھان اور ہندوستان کے دوسرے تمام صوبہ جات میں سے اردو کو قطعی ختم کیا جا رہا ہے۔ بالکل ایسا ہے جیسے کہ کوئی شخص انتقال کر جائے۔ تو مرنے والے کے پڑوس میں رہنے والے جو زندگی بھر اس کی مخالفت کرتے رہے ہوں۔ رسماً مرنے والے کے جنازے میں شامل ہو جائیں۔

سوال یہ ہے۔ کہ راجستھان کے راج پرمکھ اور وہاں کے وزیر اعلیٰ اردو زبان کی تعریف کس منہ سے کر رہے ہیں۔ جبکہ ان کے اپنے صوبہ میں سے بھی اردو کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اور ان لوگوں کا منتظمین کنونشن کو خوش کرنے کے لئے اردو کے حق میں یہ تعریفی کلمات کہنا کیا سیاسی اور لسانی مکاری نہیں۔ جس کی کوئی ایماندار شخص تعریف نہیں کر سکتا۔

ان لوگوں کے لئے جو اردو زبان کو ہندوستان میں زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اب صرف ایک ہی راستہ ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی کا ثبوت دیتے ہوئے یو۔پی میں اردو کو زندہ رکھنے کی عملی جدوجہد شروع کریں۔ اور اس جدوجہد کے شروع کرنے سے پہلے پنڈت نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد سے مل لیا جائے۔ تاکہ ہم پر حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرنے کا الزام عائد نہ ہو سکے۔"

(ریاست دہلی مورخہ ۹ اپریل ۱۹۵۶ء)

اس نوٹ کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ مدیر ریاست کو جو ایک راست گو آدمی ہیں۔ بھارت کے بعض منافق لیڈروں پر سخت غصہ آیا ہے۔ منافقت خواہ کسی رنگ میں ہو۔ یقیناً قابل مذمت ہے۔ افسوس ہے کہ آج کل جبکہ میکیاویلی سیاست کا رواج ہے۔ دنیا بھر کی سیاست میں منافقت ایک نہایت اہم جزو بن گئی ہے۔ اور بڑے بڑے لیڈر اپنی ذات کی خاطر نہ سہی۔ ملک و قوم کی خاطر ایسی منافقت کو بالکل جائز سمجھتے ہیں۔ اور ان کا اخلاقی احساس اس سے ذرا بھی متاثر نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کو پالیسی کا نام دیکر قند میں لپیٹنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایسی منافقت سے وقتی طور پر بعض اوقات کامیابی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کا دور رس اثر قوم کے کیریکٹر پر نہایت برا پڑتا ہے۔ اور آخر تباہی کا باعث ہوتا ہے۔

جہاں تک اردو زبان کا تعلق ہے۔ یہ امر یقینی ہے۔ کہ یہ قدرتی زبان اب نہ صرف یہ کہ نیست و نابود نہیں ہو سکتی۔ بلکہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ ایک لحاظ سے تو انگریزی کے بعد اردو کو چینی زبان پر بھی فوقیت حاصل ہے۔ چینی زبان صرف چینیوں تک ہی محدود ہے۔ اور دوسری قوموں کے بہت کم لوگ اس کو جانتے ہیں۔ لیکن اردو زبان انگریزی کی طرح ایک حد تک بین الاقوامی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اور بہت سے غیر ملکی ایسے ہیں۔ جو خواہ اسے لکھ پڑھ نہ سکیں۔ مگر بول سکتے اور سمجھ سکتے ہیں۔ اس کی شاید بظاہر وجہ یہ ہے۔ کہ اردو میں ہر زبان کے الفاظ سما سکتے ہیں۔ اور ایک اردو جاننے والا تقریباً ہر آواز نکال سکتا ہے۔ سنسکرت عربی اور فارسی کو تو اردو میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے جو اصوات ان زبانوں میں خاص ہیں۔ اردو دان ان کو بھی بعض دفعہ نہایت خفیف تغیر سے ادا کر سکتا ہے۔ یہ ایسی خوبی ہے۔ جو انگریزی میں بھی نہیں۔ مثلاً (ڑ) کی آواز انگریز نہیں نکال سکتا۔ جب تک وہ بچپن ہی سے اردو یا کسی ہندی زبان کے ماحول میں نہ پلا ہو۔ فارسی اور عربی اور بہت سی دیگر مشرقی اور مغربی زبانوں میں بھی یہ آواز موجود نہیں خود سنسکرت اور ہندی میں (ک) اور (ق) میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ مگر عربی میں دونوں کی آواز میں بہت فرق ہے۔ ایک لکھا پڑھا اردو خواں یہ فرق بھی قائم رکھتا ہے۔ اس طرح ہندی پر اردو کو یہ فوقیت بھی حاصل ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اردو ایک حد تک بین الاقوامی حیثیت اختیار کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور جہاں جہاں پاکستانی یا بھارتی موجود ہیں۔ صرف وہیں نہیں بلکہ دنیا کے تمام حصوں میں ہر قوم کے ایسے افراد نکل آتے ہیں جو اردو سمجھ سکتے ہوں۔ چنانچہ پچھلے دنوں جب پنڈت نہرو روس کے دورہ پر گئے تھے۔ تو شاید تاشقند میں آپ کو اردو میں ایڈریس پیش کیا گیا تھا۔ اگرچہ سنسکرت اور بعض دوسری زبانوں کا رسم الخط اور تو اعد اردو کی نسبت زیادہ باقاعدہ اور منضبط ہیں۔ اور ان میں بہت سا علمی ذخیرہ بھی جمع ہو گیا ہے لیکن اس کے باوجود انگریزی کی طرح اردو بھی سہل الحصول ہے۔ اور ایک غیر ملکی چند ہی دنوں میں اردو میں اپنے مطلب کی باتیں سیکھ جاتا ہے۔

بھارت میں ہندی کو قومی زبان تسلیم کیا گیا ہے۔ اور ہر طرح سے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اس کو عام کیا جائے۔ اردو کی سرپرستی تو کجا۔ بلکہ کوشش یہ کی جا رہی ہے۔ کہ اس کا نام و نشان ہی مٹا دیا جائے۔ لیکن ہمیں وثوق ہے۔ کہ جیسا کہ اب تک نظر آتا ہے۔ اردو کو بھارت سے کبھی نہیں مٹایا جا سکیگا اسکی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ہندی اور اردو میں بنیادی لحاظ سے کوئی بڑا فرق نہیں۔ ذرا زیادہ فارسی اور عربی الفاظ ہوئے تو اردو کہلاتی ہے۔ اور ذرا زیادہ سنسکرت کے الفاظ ہوئے۔ تو ہندی بن جاتی ہے۔ اور یہ فرق بھی صرف اسی میں ہے۔ فقروں کی ترتیب اور لہجہ دونوں میں یکساں ہیں۔ اس لئے ہم اردو کے بہی خواہوں سے کہیں گے۔ کہ اگر وہ اردو کو بھارت میں فائق رکھنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ عربی اور فارسی کے مغلق الفاظ اسمیں داخل نہ کریں۔ سوائے ایسے الفاظ کے جن کا بدل نہ مل سکتا ہو۔ اور ہندی کے بعض الفاظ جو ضروری ہوں۔ اردو میں داخل کرتے رہیں۔ اس طرح خالص ہندی بولنے والوں کو بھی اردو سے جو نامانوسیت ہے۔ وہ رفتہ رفتہ دور ہو جائیگی۔ دوسری طرف انہیں چاہیئے۔ کہ ہندی جو ناگری حروف میں لکھی جاتی ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ اردو کے مخصوص الفاظ جو سہل التلفظ ہوں۔ داخل کرتے رہیں۔ اس طرح اردو اور ہندی میں صرف رسم الخط کا فرق رہ جائے گا۔ جو اتنا بڑا فرق نہیں ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ فارسی رسم الخط کو ترک کر دیا جائے۔ بلکہ اس کو بھی زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس سے ایک بڑا ملکی فائدہ یہ ہے۔ کہ بھارت کے مغربی ہمسایوں کا رسم الخط یہی ہے۔ جس میں پاکستان۔ افغانستان۔ ایران۔ عرب اور ترک ممالک شامل ہیں۔ مگر دیوناگری میں سوا ہندی کے اور کوئی زندہ زبان نہیں لکھی جاتی۔ بھارت کی دوسری زبانیں ایسے رسوم الخط میں تو لکھی جاتی ہیں جو بظاہر دیوناگری سے ملتے جلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ان میں اور دیوناگری میں میلوں کا فرق ہے۔ اس طرح فارسی رسم الخط کو دیوناگری رسم الخط پر ایک گونا فوقیت حاصل ہے۔ نستعلیق اور نسخ میں کوئی اتنا بڑا فرق نہیں ہے۔

آخر میں ہم پھر دہرا دیتے ہیں۔ کہ اردو بہت حد تک بین الاقوامی حیثیت اختیار کرتی چلی جا رہی ہے۔ اس کا مٹانا اب نہ تو متعصب لوگوں سے ممکن ہے۔ اور نہ مبنی بر مصلحت ہے۔ اردو اگر خدانخواستہ بھارت سے مٹ جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ بھارت کم سے کم اپنے مغربی ہمسایوں سے بالکل کٹ جائیگا۔ لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ یہ وقت کبھی نہیں آئے گا۔ کیونکہ اردو میں زندہ رہنے کی قدرتی صلاحیت ہے۔ یہ ایک قدرتی زبان ہے۔ جو قوموں کے میل جول سے خود بخود معرض وجود میں آئی ہے۔ اس لئے اسکی جڑیں زمین میں دور تک گڑی ہوئی ہیں۔

جہاں کئی دیگر قدرتی اسباب اردو کو دنیا میں پھیلانے کے ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی اہم سبب ہے۔ کہ احمدیت کا لٹریچر زیادہ تر اردو زبان میں ہے۔ اس لئے جہاں جہاں احمدیت قدم جماتی ہے۔ وہاں قدرتاً اردو زبان سیکھنے والے بھی خود بخود موجود ہو جاتے ہیں۔ جو حضور اقدس علیہ السلام کے ملفوظات اصل زبان میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ اس طرح اور بھی بعض اہم عوامل ہیں جو قدرتی طور پر اردو کی توسیع اور اس کو بین الاقوامی حیثیت دینے میں ممد و معاون ہیں۔ اس لئے ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ اردو کسی کے مارنے سے مر نہیں سکتی۔ اگرچہ یہ ممکن ہے۔ کہ مرور زمانہ کے ساتھ اس میں کچھ تغیر و تبدل ہوتا رہے۔ لیکن اس سے کوئی زبان بری نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ حقیقت بذات خود زبان کی پائیداری کی علامت ہے۔ کیونکہ جو زبان ہر نئے تغیر و تبدل کو اپنی آغوش میں لینے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ اس کی ترقی یقینی ہے۔

379

جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے ایمان افروز خطاب

زمینداروں کی اصلاح اور ان کی ترقی کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کو بعض اہم ہدایات

ہر احمدی زمیندار کو چاہیئے کہ وہ اپنی پیداوار بڑھائے اور محنت سے کام کرنے کی عادت ڈالے

نظارت تعلیم جماعت کے تمام نوجوانوں کی تعلیمی حالت کا جائزہ لے اور ہر احمدی کو اپنے بچوں کی تعلیم پر مجبور کرے

— فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ —

— قسط چہارم —

یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

فرمایا۔

اسی طرح

ایک اور ضروری بات

تھی۔ جو کل میں بھول گیا۔ میں نے کہا تھا۔ کہ ہمارے زمینداروں کو اپنی پیداوار بڑھانی چاہیئے۔ مگر زمیندار بیچارہ کچھ ایسا دماغ رکھتا ہے۔ کہ بات سمجھنی اس کے لئے بڑی مشکل ہوتی ہے۔ اس کو یہ بتانا کہ کونسا موسم اچھا ہوتا ہے۔ اور کس طرح فصل کی جاتی ہے۔ نہایت ضروری ہے۔ جب تک کوئی اسے بار بار یہ باتیں نہ بتائے وہ سمجھ نہیں سکتا۔ میرے خیال میں صدر انجمن احمدیہ جس کی زیادہ تر ذمہ داری ہے۔ اسکو چاہیئے کہ اپنی ایک نظارت زراعت بنائے اور وہ زراعت کے ماہرین کا دورہ مقرر کرے۔

پہلے جماعتوں میں سکرٹری زراعت مقرر کرائے اور وہ تمام احمدیوں سے اقرار لیں۔ کہ ہم کو جو ہدایات دی جائیں گی۔ ہم اس کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ پھر یہ نظارت

زراعت کا کوئی ماہر

مقرر کرے۔ جو دورہ کرے۔ اور جا کر دیکھے۔ کہ کس کس علاقہ میں کون کون سی فصل ہو سکتی ہے۔ اور اس فصل کے بڑھانے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ پھر اس کے اوپر ایک افسر ہو جو اس کی نگرانی کرے اور دیکھے کہ اس پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں گویا جیسے کو اپریٹو سوسائٹیاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایگریکلچرل سوسائٹیاں بنائی بنائی جائیں۔ اور سارے

احمدی ممبر وعدہ کریں

کہ ہمیں جو ہدایتیں دی جائیں گی۔ ہم ان کی تعمیل کریں گے۔ انہیں بتایا جائے۔ کہ اتنے ہل دینے ضروری ہیں۔ فلاں فلاں موقعہ پر اتنے ہل دینے ہیں۔ فلاں موقعہ پر پانی دینا ہے۔ اتنے پانی دینے ہیں۔ فلاں بیج بونا ہے۔ اور فلاں فلاں فصل بونی ہے۔ پھر جس طرح چندے کی وصولی ہوتی ہے۔ اسی طرح باقاعدگی سے یہ کام کروائیں ہمارے سب سے زیادہ احمدی سیالکوٹ میں ہیں۔ اور اس وقت تو وکیل الزراعت ہیں وہ بھی سیالکوٹ کے ہی رہنے والے ہیں۔ جیسے چوہدری مشتاق احمد صاحب جو اور اسی طرح سید عبد الرزاق شاہ صاحب جو نائب وکیل ہیں نہایت ذہین اور ہوشیار نوجوان ہیں۔ وہ سیالکوٹ کے باشندے تو نہیں۔ لیکن ان کے والد ساری عمر سیالکوٹ میں نوکر رہے ہیں۔ وہ بدوملہی کے پاس رعیہ میں ہوتے تھے۔ وہیں یہ پیدا ہوئے تھے۔ اگر سید عبد الرزاق شاہ صاحب اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کے ہوتے ہوئے سیالکوٹ کے

زمینداروں کی طرف توجہ

نہ کی جائے۔ تو کتنی افسوس کی بات ہے لیکن اس کے بعد پھر لائلپور اور سرگودھا وغیرہ میں کوشش کی جائے۔ میں نے بتایا ہے کہ دوسرے ملکوں میں چودہ چودہ سو۔ پندرہ پندرہ سو روپے فی ایکڑ کم سے کم پیداوار کی جا رہی ہے۔ یہ تو خود ایک احمدی نے مجھے بتایا۔ لیکن اس کے علاوہ ایک وفد جاپان گیا تھا۔ جس میں دولتانہ صاحب بھی تھے۔ وہاں سے واپس آ کے اس وفد کے ایک ممبر نے کہا کہ جاپان کی

دو ہزار روپیہ فی ایکڑ آمدن

ہے۔ لیکن دولتانہ صاحب نے کہا نہیں چھ ہزار آمد ہے۔ وہاں تین تین سو من چاول پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہاں فصل میں کھاد اچھی ڈالی جاتی ہے۔ حیوانی کھاد بھی یعنی گوبر بھی اور نباتاتی کھاد بھی۔ مگر ہمارے ملک میں گوبر کی کھاد نہیں ڈالی جاتی۔ گوبر کا گند ڈالا جاتا ہے۔

گوبر کی کھاد کا اصول

یہ ہے۔ کہ ایک بڑا سا گڑھا کھودا جائے جو کم سے کم چھ فٹ گہرا ہو۔ اصل میں تو پندرہ بیس فٹ گہرا ہونا چاہیئے۔ اس کے نیچے شاخوں کی یا پتوں کی یا لکڑی کی راکھ ڈالی جائے۔ اس کے اوپر گوبر ڈالا جائے۔ اس گوبر پر پھر ایک تہہ آدھ انچ کی راکھ کی ڈالی جائے۔ جو درختوں کی لکڑی کی راکھ ہو۔ یا پتوں کی راکھ ہو۔ اس پر پھر دو فٹ تک گوبر ڈالا جائے۔ اور پھر ایک آدھ انچ کی یا ایک انچ کی راکھ کی تہہ دی جائے۔ پھر گوبر ڈالا جائے اور پھر اس کے اوپر ایک راکھ کی تہہ دی جائے۔ پھر گوبر ڈالا جائے۔ اسی طرح تین چار لیئرز (Layers) میں (ایک لیئر تین تین چار چار فٹ کی ہو) اسے سطح زمین تک لائیں۔ اس کے بعد اس کو پانی دے دیں۔ اور اسے بند کر دیں۔ اور پندرہ بیس دن پڑا رہنے دیں۔ پندرہ بیس دن کے بعد کھول کر پھر پانی دے دیں۔ پھر کچھ مدت تک پڑا رہنے دیں۔ پھر کھول کر پانی دے دیں۔ اسی طرح تین مہینے تک اس کو زمین میں دفن رہنے دیں۔ مگر اوپر مٹی پڑی ہوئی ہو۔ تاکہ اس میں سے امونیا ضائع نہ ہو۔ کھاد کا جو سب سے اچھا حصہ ہوتا ہے۔ وہ امونیا ہوتا ہے۔ یہ جو

مصنوعی کھاد

آتی ہے۔ یہ بھی امونیم سلفیٹ ہی ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے جانور کے پیٹ میں کچھ ایسے مادے رکھے ہیں۔ کہ وہ گھاس کھا کے جو گوبر پھینکتا ہے۔ اس سے امونیا کافی مقدار میں بنتا ہے۔ غرض دو تین مہینے کے بعد جب بالکل گل جائے۔ تو پھر وہ کھیت میں ڈالی جائے۔

اسی طرح جو

نباتاتی کھاد

ہے۔ اس کا بھی یہ طریق ہے۔ کہ بونے کے بعد جس وقت وہ اتنی بڑی ہو جائے۔ کہ ابھی اس کو پھلی نہ لگے۔ تو اس میں گہرا ہل چلا دیا جائے۔ مثلاً گوارہ ہے جنتر ہے یا سن ہے۔ یہ اچھی کھاد والی فصلیں ہیں۔ جس وقت یہ کچھ اونچی ہو جائیں بالکل کچی نہ رہیں۔ بس نیم پختہ ہو جائیں تو ان میں گہرا ہل چلایا جائے۔ اور اس کو گرا دیا جائے۔ پھر اس کے اوپر خوب مٹی ڈالی جائے۔ تاکہ وہ دفن ہو جائے پھر اس کو پانی دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ اندر ہی گل جائے۔ اس طرح پانچ چھ مہینے کے بعد وہ

اعلیٰ درجہ کی کھاد

ہو جاتی ہے بشرطیکہ اس کے اندر کچھ تھوڑی
سی جانور کی کھاد بھی ملا لی جائے۔ پھر تو
وہ بہت زیادہ قیمتی ہو جاتا ہے

سائنس دانوں کا تجربہ

جانور کی کھاد چھ سال تک اثر کرتی ہے
اور بناتاتی کھاد کوئی تین فصلوں تک اثر کرتی
ہے۔ اس کے بعد بیکار ہو جاتی ہے اس
کھاد میں جو پیداوار ہوتی ہے۔ وہ بڑی اعلیٰ
درجہ کی ہوتی ہے۔ پس وہ افسر جائیں اور
جاکر ان کو طریق بتائیں اور پھر ان کی نگرانی
کریں۔ جس طرح چندے کی وصولی کے لئے
انسپکٹر جاتے ہیں۔ اسی طرح زراعت دیکھنے
کے لئے بھی انسپکٹر جانے چاہئیں۔ جو دیکھیں
کہ کس زمیندار نے وعدہ کیا تھا۔ اس
نے اپنے وعدہ کے مطابق عمل کیا ہے یا
نہیں یا ہمارے سندھ کے احمدی زمینداروں
کی طرح جب موقع آتا ہے تو برسیم کاٹ
کے جانوروں کو ڈال دیتے ہیں۔ اور اس
کا جو نتیجہ ہوتا ہے۔ یعنی بیکار گھاس
پر ہی چلا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہاں جی
ہم نے برسیم کی تھی حالانکہ "برسیم کی"
کے صرف اتنے معنے ہوتے ہیں کہ برسیم
بوئی تھی پھر ہم اسکو لے گئے تھے اور تھوڑے
جانوروں کو کھلا دیا تھا۔ تو اگر ایک تہائی
زراعت ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ
کے فضل سے زمینداروں کی اخلاقی حالت
بھی اچھی ہو جائے گی۔ ان کی مالی حالت بھی
اچھی ہو جائے گی اور

سلسلہ کی مالی حالت

بھی اچھی ہو جائے گی۔ آخر ہماری جماعت
میں سب سے زیادہ زمیندار ہیں۔ جو نوے
فیصدی کے قریب ہیں۔ اگر نوے فیصدی کی
مالی حالت کمزور ہو گی۔ تو ہمیں روپیہ کہاں
سے ملنا ہے

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سنایا ہے
کہ ایک دفعہ ایک عورت جو ہمارے
مزارعوں میں سے تھی میرے پاس آئی
وہ پورے مزارع نہیں تھے موروثی تھے
اور ان کا زمین پر قریباً مالک جیسا اختیار
ہوتا ہے۔ صرف وہ مکانوں کے سوا بیچ نہیں
سکتے۔ جلسہ کے دن تھے وہ آئی اور دروازہ
کے آگے بیٹھ گئی اور کہنے لگی۔
جی میں نے اک گل کہنی ہے
میں نے کہا سناؤ۔ کہنے لگی
پہلے قسمیں کھاؤ "صبر نال سنو" میں نے کہا
اچھا۔ پھر کہنے لگی۔ "میں ایس وقت بڑی
مصیبت وچ ہاں۔ میں کچھ امداد منگن آئی
ہاں" میں نے کہا اچھا بی بی سناؤ۔ غرض
بڑی تمہیدیں باندھ کے اور سانس لے کے

کے اس نے بات کی۔ میں اپنے دل میں
یہ سمجھا کہ خبر نہیں یہ کتنے روپے مانگے گی
اور اتنے روپے دینے کی مجھے توفیق بھی
ہوگی کہ نہیں۔ اپنے ذہن میں میں نے اندازہ
لگایا کہ وہ تین

لمبی تمہید

بتاتی ہے کہ یہ چار یا پانچ سو سے کم نہیں مانگے
گی پر خیر مجھے خدا جو کچھ توفیق دے گا
میں اسکو دے دونگا۔ بہر حال میں اسکو
تسلی دیتا گیا کہ بی بی ڈرو نہیں بیان کرتی
جاؤ۔ مگر وہ بیچاری کانپتی جاتی تھی اور آہیں
بھرتی چلی گئی۔ اور آخر کہنے لگی۔
"ایس وقت اک آٹھ آنے دی ضرورت
پیش آگئی ہے"۔ میرا تو دل ہی بیٹھ گیا۔
میں نے کہا یا اللہ ہمارا ملک کتنا غریب ہو
گیا ہے کہ اس عورت کو آٹھ آنے منہ
سے نکالتے ڈر آتا ہے کہ شاید میں دھتکار
کر اس کو نکال دوں گا۔ خیر میں نے اسے
ایک روپیہ دے دیا اور وہ بیچاری
دعائیں دیتی ہوئی چلی گئی مگر میرے دل میں
ان کا بڑا زخم لگا اور وہ آج تک نہیں بھولتا
آٹھ آنے مانگنے کے لئے اس نے ڈرتے ڈرتے
تمہیدیں باندھیں۔ پندرہ بیس منٹ صرف
کئے اور کہا "جی صبر نال سنو" گویا مجھے
آٹھ آنے کا اتنا صدمہ پہنچے گا کہ میں
بیہوش ہو جاؤں گا اس نے گویا

قارون کا خزانہ مانگا ہے

تو جب بیچاری نے آٹھ آنے مانگنے کو مصیبت
سمجھا اور جس نے آٹھ آنے مانگنے میں یہ
سمجھا کہ خبر نہیں میں اس سے کتنا خفا
ہو جاؤں گا کہ تو اتنی رقم مجھ سے لینے
آگئی ہے۔ اس غریب نے چندہ کیا دینا ہے
غرض زمینداروں کی حالت کو سدھارنا

انجمن کا کام

ہے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ فوراً ایک
نظارت زراعت بنائیں اور تحریک والے
بھی انجمن کے ساتھ ہی جائیں۔ بے شک وہ
وکیل الزراعت ہیں لیکن اگر بعض محکموں
کو ملا دیا جائے۔ تو اس سے فائدہ ہو سکتا
ہے اور وہ بڑا اچھا کام کرنا جانتے ہیں خود
اچھے بڑے زمیندار ہیں۔ نواب محمد دین
صاحب کے بھتیجے ہیں۔ ان کے لائق پوتے
ہیں۔ مربعے ہیں اور ولایت میں بھی رہے ہیں
میرے نزدیک وہ ان باتوں کو سمجھتے ہیں اور
سید عبدالرزاق شاہ صاحب کو بھی میں
نے دیکھا ہے۔ ان معاملات میں بہت ہی سمجھدار ہیں
ان کو میں نے سندھ میں زراعت پر لگایا ہوا تھا وہ
ان باتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ پھر وکالت کے

پاس زراعت کا ایک گریجوایٹ بھی ہے
اس نے لائل پور کالج میں

زراعت کی تعلیم

حاصل کی ہے۔ اور اس نے زندگی وقف
کی ہوئی ہے۔ بے شک ابھی وہ ناتجربہ کار
بچہ ہے لیکن شروع میں بچے ایسے کام کر
لیتے ہیں۔ آہستہ آہستہ تجربہ کار ہو جاتے
ہیں تو سکیم بنائی جائے کہ کس کس علاقہ میں
کیا کیا فصل ہو سکتی ہے۔ اور اس فصل کے
اعلیٰ پھل پیدا کرنے کا کیا طریق ہے۔ پھر
ہر زمین والوں کو کہہ دیا جائے کہ تم نے یہی
فصل یہاں بونی ہے۔ جو اچھی ہو سکتی ہے
دیکھو روس نے اسی طریق سے اپنے ملک
میں

سو گنے زیادہ پیداوار

کی ہے۔ وہ ڈنڈے کے زور سے کرتے
ہیں۔ ہم ایمان کے زور سے کریں گے۔ انہوں
نے اپنے سارے علاقے تقسیم کر لئے ہیں۔
کہ یہاں گندم اچھی ہوتی ہے۔ یہاں چاول
اچھا ہوتا ہے۔ یہاں گنا اچھا ہوتا ہے یہاں
کپاس اچھی ہوتی ہے۔ اور گندم بونے
والے علاقہ میں سب کو قانوناً حکم دے دیتے
ہیں۔ کہ گندم کے سوا تم نے کپاس بوئی تو
ہم تمہیں قید کر دیں گے۔ اگر تم نے چاول
بویا۔ تو تمہیں قید کر دیں گے۔ اگر کوئی اور
چیز بوئی تو قید کر دیں گے۔ کپاس والوں
کو کہتے ہیں کہ اگر تم نے گندم بوئی تو قید
کر دیں گے۔ چنانچہ جس علاقہ میں کپاس
اچھی ہوتی ہے۔ اس علاقہ میں سب کپاس
کوتے ہیں۔ جس میں گندم اچھی ہوتی ہے اس
میں سارے گندم بوتے ہیں لیکن

ہمارے ملک کا یہ طریق ہے

کہ چوہدری صاحب کے پاس تین گھماؤں
زمین ہے۔ اس میں سے وہ دو کنال گندم
بوئے گا۔ ایک کنال کماد۔ ایک کنال چارہ
کوئی ایک کنال یا دس مرلے چاول۔ کوئی
دو چار مرلے ساگ۔ بس ایسی چیزیں بو کے
وہ ایک گھماؤں میں سے ساری دنیا کی
ضرورتیں پوری کرنا چاہتے ہیں۔ نتیجہ یہ
ہوتا ہے کہ وہ فائدہ نہیں اٹھاتے
اگر وہ کام کو تقسیم کریں تو وہ کہیں کہ میری
گندم اگر بجائے پانچ من کے سو من ہوگی
تو میں تین میل سے سبزیاں اور ترکاریاں
خرید کر لے آؤنگا۔ کیونکہ میرے پاس
روپیہ ہوگا۔ میں اپنی زمین کیوں ضائع
کروں۔ تو یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ جو جماعت
کو بڑھانے اور اسکو ترقی دینے کے لئے
نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح نظارت
تعلیم کو چاہئے۔ کہ وہ جو افسر کہ

بھیجتے ہیں۔ ان پر اور کاموں کے علاوہ
ایک یہ ذمہ واری بھی ڈالیں۔ کہ وہ
دیکھیں کہ جماعت کا ہر لڑکا پڑھ رہا ہے
اب وہ بھیجتے ہیں تو اسلئے کہ فلاں جگہ پر

پرائمری سکول

کھول آئے حالانکہ ہر ضلع میں دو ہزار گاؤں
ہوتا ہے اور صرف پنجاب کے سولہ اضلاع
تھے ۳۲ ہزار گاؤں میں سے کسی ایک
گاؤں میں پرائمری سکول کھول کر ہم کونسا
تیر ماریں گے۔ لیکن اگر ہمارا آدمی جا کر
ہر احمدی کو مجبور کرے کہ اپنے بیٹے کو
پڑھا تو کوئی نہ کوئی سرکاری سکول یا قومی
سکول پرائمری یا مڈل پاس ہوگا۔ اس
میں وہ اسے تعلیم کے لئے بھجوا سکتا ہے
پس بجائے اس کے کہ وہ کوئی پرائمری سکول
کھولیں۔ لوگوں کو مجبور کریں کہ وہ اپنے لڑکوں
کو قریب کے سکول میں بھیجا کریں۔ یا جو لڑکے
پڑھ رہے ہوں۔ ان کو کتابیں دے دیا کریں
کسی کو فیس دے دیا کریں۔ یہ پرائمری سکول
کھولنے سے زیادہ اچھا طریق ہے۔ اسی
طرح ایک مولوی علاقہ میں مقرر کریں۔ جو
پھر پھر کے لوگوں کو وعظ اور تبلیغ کیا کرے
اور

بچوں کی تربیت

کرے۔ ان کو قرآن پڑھائے۔ اسی
طرح عورتوں کو بھی قرآن پڑھائے۔ اگر
اس طریق پر عمل کیا جائے۔ تو بے شک
نظارت تعلیم کا فائدہ ہو سکتا ہے۔ لیکن
ہمارے زمینداروں میں چودھرائیت کا شوق
ہوتا ہے۔ وہ آجاتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ ہم نے پرائمری سکول کھولنا ہے۔ وہ
صرف یہ فخر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہ
لوگ کہیں گے کہ چوہدری صاحب نے اپنے
علاقہ میں پرائمری سکول کھولا ہے۔ یہ نہیں
دیکھیں گے۔ کہ

قوم نے کتنا فائدہ اٹھایا ہے

ہے۔ صرف یہ دیکھیں گے کہ اس طرح ہمارا
نام روشن ہوتا ہے۔ حالانکہ نام روشن
کرنے کی بجائے اگر کتابیں دی جائیں۔
فیسیں دی جائیں۔ تو اس سے بہت زیادہ
فائدہ ہو سکتا ہے۔ پس انجمن نظارت
تعلیم کے طریق کار کو بھی بدلے اور
نظارت زراعت قائم کرے اور سارے
زمینداروں کو منظم کرے۔ سارے علاقوں
کے متعلق گورنمنٹ کے گزٹ پڑھے۔
گورنمنٹ کی رپورٹیں پڑھے اور دیکھے
کہ کس علاقہ میں کپاس ہوتی ہے
اور پھر کس قسم کی ہوتی ہے۔ کیونکہ
زمیندار ہو ... آگے

قسم در قسم چلتی ہے۔ مثلاً بعض علاقے ایسے ہیں۔ جن میں دیسی کپاس اچھی ہوتی ہے۔ بعض میں امریکن کپاس اچھی ہوتی ہے۔ جس زمین میں امریکن کپاس اچھی ہوتی ہے۔ اس میں دیسی کپاس بونا ظلم ہے۔ اور جس میں دیسی کپاس اچھی ہوتی ہے۔ اس میں امریکن کپاس بونا ظلم ہے۔ ہمارا زمیندار یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ چونکہ امریکن کپاس مثلاً تیس روپے من بکتی ہے۔ اور دیسی کپاس بیس روپے من بکتی ہے۔ اس لئے ضرور

امریکن کپاس

بونی ہے۔ وہ یہ نہیں سوچتا کہ اس علاقہ میں امریکن کپاس تو تین من ہوتی ہے۔ اور دیسی کپاس اٹھارہ من ہوتی ہے۔ اگر دیسی کپاس بیس روپے من بھی ہوئی۔ تب بھی تین سو ساٹھ روپے کی ہوئی۔ اور امریکن کپاس اگر تیس روپے من ہوئی۔ تب بھی نوّے کی ہوئی۔ وہ صرف یہ دیکھ لیتا ہے۔ کہ منڈی میں کس کی قیمت زیادہ ہے۔ پس ان کو بتایا جائے۔ کہ تم وہ چیز بوؤ جو تمہارے علاقہ میں زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ اور یہ کام ہمارے دفتروں کا ہے۔ کہ وہ گزٹ پڑھیں۔ زمیندارہ کے متعلق گورنمنٹ کی رپورٹیں پڑھیں۔ اور جو چیز جس جگہ کہ زیادہ ہو سکتی ہو۔ وہاں اس کے متعلق جا کر کہیں کہ یہ چیز بوؤ پھر دیکھو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ کی کایا پلٹ جائیگی۔ میں نے دیکھا ہے۔ بعض جگہ پر تل نہیں ہوتے۔ اگر وہ بوئے جائیں۔ تو دس پندرہ سیر نکلیں گے۔ لیکن زمیندار اس لئے کہ "گھر دی تل شکر ہی کھاواں گے۔" ضرور ایک کنال تل بو دیتا ہے۔ چاہے اندر سے کچھ بھی نہ نکلے۔ وہ کہتا ہے۔ "گھر دے تل ہون گے وچ شکر پا کے اوہ کھاواں گے۔" وہ یہ نہیں سمجھتا۔ کہ اگر میرے ہاں اچھی گندم پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ پچاس من آجائیگی۔ تو میں اس سے دس گنے تل خرید لوں گا۔ یہ خیال اس کو نہیں آتا۔ پس یہ محکمہ بنا ہوا ہو۔ جو تمام علاقوں کی

پیداوار کے لحاظ سے

تقسیم کرے۔ اور مجھے آکے بتائے۔ کہ کس کس علاقہ میں کیا کیا فصل اچھی ہوتی ہے پھر ان کے آدمی جائیں۔ جو لوگوں کو تحریک کریں۔ کہ وہ وہی فصلیں بوئیں۔ جو ان علاقوں میں اچھی ہوتی ہیں۔ جیسے روس نے انتظام کیا ہوا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا ہے۔ کہ اب

روس کی پیداوار

پہلے سے کئی گنے بڑھ گئی ہے۔ مجھے ایک دفعہ امریکہ کا ایک قونصل جنرل ملنے آیا۔ وہ ایک قسم کا سفیر ہی ہوتا ہے۔ بڑا عہدیدار ہوتا ہے۔ میں نے اسے کہا۔ کہ تمہارے ملک میں لوگ اتنے امیر ہوتے ہیں۔ کہ زمیندار کا جو نوکر ہوتا ہے۔ وہ اسی کو ہزار ڈیڑھ ہزار روپیہ مہینہ کی تنخواہ دیتے ہیں۔ لیکن ہم تو پندرہ روپے دیتے ہیں۔ تو پھر بھی ہمیں گھاٹا پڑتا ہے۔ آخر تم کیا کرتے ہو۔ یا تو یہ ہوتا کہ تمہارے ملک میں پچاس روپے من گندم بک رہی ہوتی۔ پھر بے شک ہم کہتے کہ تمہیں قیمت زیادہ ملتی ہے۔ تمہیں قیمت تو ہم سے بھی کم ملتی ہے۔ پھر اس کی وجہ کیا ہے۔ کہنے لگا۔ ہماری پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔ ہمارا آدمی اتنی محنت کرتا ہے۔ کہ آپ کے دس پندرہ مزدور کے برابر وہ محنت کرتا ہے۔ اور پھر ہم وہی چیزیں بوتے ہیں۔ جو وہاں زیادہ اچھی ہو سکتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ چاہے قیمت ہمیں آپ کے برابر ملتی ہے۔ مگر پیداوار کی

مالی حیثیت کے لحاظ سے

وہ آپ سے سو گنے زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم ہزار روپیہ دے کر بھی کماتے ہیں۔ اور آپ پندرہ روپے دے کر بھی دکھ اٹھاتے ہیں۔ پس

زراعت کی طرف خاص طور پر توجہ

کرنی چاہیئے۔ گورمکھی اور ہندی ترجمے جلد سے جلد شائع ہونے چاہئیں۔ روسی ترجمہ کی طرف جلد توجہ ہونی چاہیئے۔ چوہدری صاحب نے کل کہا تھا۔ کہ وہاں آٹھ کروڑ کے قریب مسلمان ہیں۔ بائیس کروڑ ساری آبادی ہے۔ مجھے تو یاد پڑتا ہے۔ کہ وہاں مسلمانوں کی تعداد اس سے زیادہ ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ وہ غلط ہو۔ لیکن اگر وہ آٹھ کروڑ بھی نہیں۔ صرف ایک لاکھ ہوں۔ تو کیا ایک لاکھ مسلمان تھوڑا ہوتا ہے کتنی مدت میں لاکھ آدمی ملتا ہے۔

(اس کے بعد حضور نے سیر روحانی کے موضوع پر تقریر فرمائی)

درخواست دعا

خاکسار کے خلاف عرصہ تین سال سے ایک مقدمہ دائر ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس میں مجھے کامیاب کرے۔ آمین۔

(احمد علی از کالا جہلم)

روزہ کے احکام کا فلسفہ اور بعض عملی ہدایات

(۲)

(از مکرم جناب میجر ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب لائل پور)

نمک سے افطاری میں حکمت

(۴) بعض احادیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریق مبارک تھا۔ کہ حضورؐ نمک سے روزہ افطار فرمایا کرتے تھے۔ نئی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ طریق نہ صرف مسنون اور باعث ثواب ہے۔ بلکہ بہت ہی پُر حکمت اور مفید بھی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ افطاری کے وقت اگر سادہ پانی یا شربت زیادہ مقدار میں پی لیا جائے۔ تو اس سے خون کا دباؤ یک دم بڑھ کر بہت پسینہ آجاتا ہے۔ جو جسم میں سے نمک کافی مقدار میں خارج کر دیتا ہے۔ اور نمک کی کمی سے انسان نڈھال ہو کر لیٹ جاتا ہے۔ اعضا پھڑکتے ہیں۔ ضعف قلب اور اعصابی کمزوری کے باعث (Heat Exhaustion) کی علامات میں شدت پیدا ہو کر موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ پس ضروری ہے کہ اول یا تو افطاری کے وقت پانی کم پیا جائے۔ یا پھر نمکین لسی یا نمکین بھجیا وغیرہ سے افطاری کی جائے۔ اس کے بعد شربت یا چائے استعمال کی جا سکتی ہے۔

نوٹ:۔ واضح ہو کہ روزہ کی حالت میں اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ پانی سے رکنے کے باعث پسینہ بھی کم آتا ہے۔ اور نمک جسم سے خارج نہیں ہو سکتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ پسینہ ہمیشہ اس وقت آتا ہے۔ جب انسان پانی بھی ساتھ ساتھ پیتا جائے۔ پس روزہ کی حالت میں نمک کی کمی والی علامات پیدا نہیں ہو سکتیں یہ خطرہ افطاری کے بعد ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب انسان یکدم زیادہ پانی پی لیتا ہے۔

(۵) روزہ کی حالت میں بار بار غسل کرنا یا گیلا کپڑا اوڑھنا مضر ہے۔ اسی طرح زیادہ دیر تک پنکھے کے نیچے لیٹنا بھی مضر ہے۔ کیونکہ اس طرح جسم میں سے پانی پسینہ کے راستے زیادہ نکل جاتا ہے۔ اور پیاس لگتی ہے۔ یعنی (Dehydration) کی علامات پیدا ہو کر ضعف ہو جاتا ہے۔ اسی حکمت کے ماتحت شریعت نے تمباکو نوشی کو بھی روزہ کی حالت میں منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اس سے بھی بار بار کش لگانے سے سانس کے ذریعہ جسم سے پانی کافی نکل جاتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ اور حلق خشک رہتا ہے۔ چنانچہ اسی حکمت کے ماتحت مریضوں کو کسی میجر اپریشن سے قبل انتظار کے کمرہ میں بیٹھے سگریٹ نوشی کی ممانعت ہوتی ہے۔ یوں بھی شریعت کا منشا یہ ہے۔ کہ انسان کو جذبات پر قابو ہو۔ وہ خواہشات کو دبا سکے۔ اور لغو عادات کو ترک کر سکے۔

روزہ میں پانی کیوں منع ہے

یہاں پر ایک سوال کا جواب دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام نے روزہ دار کو پانی پینے سے کیوں منع کیا ہے۔ اس سے تو کوئی نقصان نہ تھا۔ سب ڈاکٹر کہتے ہیں کہ پانی خوب پیو۔ اور بغیر پیاس کے پیو۔ یہ بے ضرر چیز ہے۔ ہاں خوراک کی زیادتی چونکہ مضر تھی۔ اس لئے اس پر پابندی کی ضرورت ظاہر ہے۔ مگر پانی پر پابندی بلاوجہ معلوم ہوتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پانی کی زیادتی بھی مضر ہوتی ہے۔ جسم میں پانی کو جذب کرنے اور جزوِ بدن بنانے کا بہت نازک اور وسیع نظام ہے۔ زائد پانی جلد خارج کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ پانی خارج نہ ہو۔ تو وہ جسم کے اعصاب اور نازک رگوں میں جمع ہو کر مرض پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ مرگی کا ایک باعث دماغ کے پردوں میں پانی کی زیادتی بھی ہے۔ قلب کے بیرونی غلاف (شغاف) اور پھیپھڑوں میں پانی کی زیادتی بھی مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح پیٹ میں پانی کا جمع ہو جانا مرض (استسقاء و جلودھر) پیدا کرتا ہے۔ پھر ایک اور تکلیف وہ مرض جس میں سخت الٹی آتی ہے۔ چکر آتے ہیں۔ اور ضعف ہو جاتا ہے۔ اندرونی کان کی باریک رگوں میں پانی کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کو ڈاکٹری میں Meniere's Syndrome کہتے ہیں۔ پس ثابت ہوا۔ کہ پانی پر بھی کنٹرول ضروری تھا۔ اور اسلام نے روزہ میں پانی پر پابندی بلاوجہ نہیں لگائی۔

مسائل کا فلسفہ

روزوں کی ضرورت اور ان کا فلسفہ بیان کرنے کے بعد اب بعض طبی مسائل لکھ دیئے جاتے ہیں۔ جن کا روزے سے تعلق ہے۔

(۱) روزے کی حالت میں اگر قے منہ بھر کر آجائے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ غذا معدہ سے نکل جاتی ہے۔ اور ایسی حالت میں روزہ جاری رکھنا ضعف پیدا کرتا ہے۔ (۲) نکسیر پھوٹنے یا جریان خون سے (اگر وہ کافی مقدار میں ہو) روزہ ٹوٹ

جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے بھی کمزوری ہو جاتی اور پیاس لگتی ہے۔ (۳) عورت کو اگر ماہواری شروع ہو جائے تو اسکو فوراً روزہ توڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ جریان خون سے کافی ضعف ہو جاتا ہے (۴) روزہ کی حالت میں اگر اسہال زیادہ مقدار میں آجائیں تو روزہ افطار کر دینا چاہیئے۔ مگر صرف ایک پتلی اجابت روزہ کے منافی نہیں۔ کیونکہ یہ مستقل مرض نہیں ہوتا۔ عارضی کیفیت ہوتی ہے (۵) آنکھ میں دوائی ڈالنے۔ یا کان میں قطرات ٹپکانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (۶) مسواک یا برش کا استعمال بھی جائز ہے۔ مگر میٹھی کریم کا استعمال مکروہ ہے۔ (۷) دانت کے خلا کو بھروانے یا دانت اکھڑوانے سے اگر بغیر ٹیکہ کے ہو اور خون زیادہ نہ جائے روزہ نہیں ٹوٹتا (۸) تیل کی مالش بھی جائز ہے۔ سینگی یا پچھنے لگوانے ...... سے روزہ خراب نہیں ہوتا۔ (۹) اسی طرح حلق میں دوائی لگوانا بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ زائد دوائی کو تھوک دیا جائے۔ (۱۰) روزہ کی حالت میں مندرجہ ذیل کام ممنوع ہیں۔

(۱) ٹیکہ کروانا۔ خواہ وہ جلدی ہو یا وریدی (I.V) (H.D) (I.M) عضلاتی میں اگر دو قطرے بھی دوائی بذریعہ ٹیکہ داخل کی جائے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن آنکھ کی شفاف جھلی (Conjunctiva) میں اگر ۱۰ قطرے بھی دوائی بذریعہ ٹیکہ داخل کر دی جائے۔ تو روزہ نہیں ٹوٹتا (اس فرق کی لطیف حکمت آگے چل کر بیان ہوگی) (۲) حقنہ (انیما) کرانا۔ کیونکہ اس طرح بھی کافی پانی جذب ہو جاتا ہے (۳) ٹیکہ لگوا کر دانت نکلوانا وغیرہ (۴) منہ میں پانی لے کر اس کو دیر تک روکے رکھنا بعض فقہا نے مکروہ لکھا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ منہ کے اندر سے بھی پانی جذب ہو جاتا ہے۔ گو بہت قلیل حد تک (۵) اسی طرح بار بار غسل کرنا بھی نہ صرف ناپسندیدہ ہے۔ بلکہ مضر صحت بھی۔

ایک لطیف اصل

روزے کی حالت میں جسم میں کوئی غذا یا دوائی ڈالنے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا بیان فرمودہ اصل یہ ہے کہ: "اگر جسم کے اندر کسی ایسے راستے سے کوئی دوائی یا غذا داخل کی جائے۔ جس راستے سے عام حالات میں اتنی مقدار میں وہ شے داخل کی جا سکے کہ اس سے زندگی کا قیام ممکن ہو۔ تو اس راستے سے کوئی دوائی۔ یا غذا داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔ یہ راستے چار ہیں۔ یعنی وریدیں عضلات اور انتڑیاں۔ معدہ وغیرہ۔ پس اس اصل کے ماتحت جلدی اور وریدی انجکشن اور عضلات میں ٹیکہ اور حقنہ وغیرہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر آنکھ میں ٹیکہ کرنے سے نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ آنکھ کے راستے طبعی طور پر اتنی مقدار میں غذا یا دوائی خون میں پہنچانا ممکن نہیں۔ جو انسان کو زندہ رکھ سکے۔ مالش بھی اسی واسطے جائز ہے۔ کیونکہ اس طرح کوئی غذا یا دوائی اتنی مقدار میں خون میں نہیں پہنچائی جا سکتی جو انسان کو زندہ رکھ سکے"

روزہ کی روح

ہر شے کی طرح روزہ کا بھی ایک جسم ہے اور ایک اسکی روح یا مغز ہے۔ صرف کھانا پینا ترک کر دینے سے روزہ کامل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اسکی روح کو بھی قائم نہ رکھا جائے۔ ورنہ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے کہ کسی جانور کے منہ پر تھیلا باندھ دیا جائے اور وہ چر نہ سکے۔ روزہ کی روح یہ ہے کہ انسان کی نیت خالص ہو۔ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت۔ اس کے عشق اور رضا کے لئے نفس میں گرمی اور جوش موجزن ہو۔ اور انسان عملاً بھی نہ صرف حرام خوری۔ رشوت۔ بدزبانی دنگا فساد۔ گالی گلوچ۔ مکاری ریاکاری خیانت اور دھوکا فریب سے اجتناب کرے ورنہ اس کا روزہ محض فاقہ کشی ہوگا۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ انسان رمضان کے دنوں میں خوب جفاکش اور مستعد رہے محنت خوب کرے اور عام دنوں کے مقابلہ میں کام زیادہ کرے اور روزہ کا واسطہ دے کر کبھی افسر سے رعایت کا طالب نہ ہو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تو روزے رکھ کر جہاد کئے تھے۔ اور وہ بھی عرب جیسے سخت گرم ملک میں۔ مگر افسوس ہے کہ ہم نسبتاً کم گرم ملکوں میں پنکھوں کے نیچے بھی کام نہ کر سکیں۔ اسی طرح زمینداروں کو بھی رمضان میں کام نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اگر صحت اچھی ہو اور روزہ میں افراط تفریط سے بچ جائے۔ تو گرمی سے کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ روزہ کی ضرورت جسمانی صحت کے نقطۂ نگاہ سے امیر کو زیادہ ہوتی ہے"۔ مگر افسوس وہی کسی نہ کسی حیلہ سے انکو کھا جاتے ہیں (الا ماشاء اللہ) جو مخلص اور سچے مومن ہوں یا فدیہ کی ادائیگی کر کے رخصت حاصل کر لیتے ہیں۔

(۴) آخر میں میری رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس مبارک ماہ کی برکات سے نوازے اور آخری عشرہ میں خصوصیت سے محبت الٰہی کے جوش میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ جوں جوں جدائی کی گھڑیاں قریب آتی ہیں انسان کا اضطراب بھی بڑھتا جاتا ہے۔

"مسیح موعود نمبر" رسالہ "خالد" کے مندرجات

ادارہ خالد کی طرف سے ماہ مئی میں جو ایک معلومات افزا۔ ٹھوس اور معیاری نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کے بلند پایہ مندرجات کی فہرست ہدیہ قارئین کی جاتی ہے (ادارہ خالد ربوہ)

(۱) مہدی معہود (نظم) — جناب عبدالمنان صاحب ناہید
(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خود نوشت سوانح حیات کا ایک قیمتی ورق
(۳) حضرت مسیح موعودؑ کی پاک زندگی کا مختصر خاکہ — حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
(۴) نعت رسولؐ — سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق کاملہ کی ایک جھلک — حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ
(۶) تبدیلی (غزل) — جناب نسیم سیفی صاحب لیگوس افریقہ
(۷) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ غلبہ اسلام کے روح افزا نظارے — جناب مولانا محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین۔
(۸) دو حیرت انگیز اعترافات۔
(۹) محمدؐ ہست برہان محمدؐ (نظم) — سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۱۰) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عصر حاضر کے نامور مسلم زعماء کا خراج عقیدت۔
(۱۱) سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا انقلاب انگیز لٹریچر — جناب مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی۔
(۱۲) بعثت مسیح موعودؑ سے قبل اور بعد (نظم) — اختر گوبند پوری۔
(۱۳) حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام میں خدا تعالیٰ اور رسول اکرمؐ اور قرآن کریم سے عشق
(۱۴) پیغام احمد
(۱۵) حضرت سلطان القلم کے مایہ ناز اہل قلم شاگرد — جناب شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی لاہور
(۱۶) آخری زمانے کی آخری جماعت (نظم) — جناب عبدالسلام صاحب اختر
(۱۷) حضرت مسیح موعودؑ کے ہم عصر ادباء کا اسلوب بیان — امین اللہ خاں صاحب سالک
(۱۸) حضرت مسیح موعودؑ کے بعض غیر مسلم نقاد — جناب گیانی عباد اللہ صاحب۔
(۱۹) امام زمن (نظم) — جناب محمد ابراہیم صاحب شاد چک جھمرہ ۱۱۷
(۲۰) امام عصرؑ کے پیش کردہ علم کلام کے متعلق بعض تنقیدی زاویے — جناب خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی۔
(۲۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقانیت کا ایک تابندہ نشان — جناب حمید قریشی صاحب گوجرانوالہ
(۲۲) وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے — منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۲۳) کس کے آتے ہی بہار آپہنچی (نظم) — امین اللہ خاں صاحب سالک
(۲۴) آپ کا کالم — جناب قاضی محمد یوسف صاحب مردان — ریاض اختر صاحب راولپنڈی وغیرہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی لڑکی قریباً ۲۰ یوم سے شدید بیمار ہے باوجود علاج کے کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ نواب الدین بھاٹی گیٹ لاہور

(۲) میرے والد بزرگوار مولوی فتح محمد خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۸۵ ضلع منٹگمری ان دنوں مالی مشکلات میں مبتلا ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کی ہر قسم کی مشکلات کو دور فرمائے۔ (آمین)
(ناصر احمد خاں محمود)

(۳) احباب کے لئے دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ مجھ پر اپنا خاص فضل نازل فرمائے میرے گناہوں کو بخشے اور میری جملہ کوتاہیوں کی پردہ پوشی کرے۔ آمین
حافظ حبیب الحق شمس کراچی نمبر ۵

عطیہ وصول کرنے والے دوست متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ۱۹۵۷ء کے جلسہ سالانہ پر شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کے تحت عطیہ بکیں شائع کروائی تھیں۔ ان کتابوں کو دوستوں میں وصولی کے لئے تقسیم کر دیا گیا تھا۔ مگر ان میں سے مندرجہ ذیل دوستوں نے اپنی مساعی سے آج تک دفتر کو آگاہ نہیں کیا۔

یہ لسٹ شائع کر کے متعلقہ دوستوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں دفتر کو اپنے جواب سے نوازیں گے جزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۔ صوفی رحیم بخش صاحب معرفت شیخ کریم بخش صاحب اینڈ سنز قندھاری بازار کوئٹہ — رسید بک نمبر ۲۳-۳۲-۱۳۰-۱۳۱

۲۔ مبارک محمود صاحب لاہور — رسید بک نمبر ۴-۱۵-۶۶-۱۱۷

۳۔ محمود احمد صاحب دارالشفاء خانیوال — رسید بک نمبر ۱۷

۴۔ چوہدری بشیر احمد صاحب امتیاز واہ کینٹ — رسید بک نمبر ۲۱-۲۸-۶۴-۱۰۹

۵۔ ریاض احمد صاحب مونگ ضلع گجرات — " " ۲۵-۱۴۸

۶۔ چوہدری برکت علی صاحب کواپریٹو سٹور غلہ منڈی گوجرہ — " " ۲۶

۷۔ شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ — " " ۳۱-۳۳-۳۴

۸۔ چوہدری مختار احمد صاحب شیخوپورہ — " " نمبر ۴۰-۵۱

۹۔ صوبیدار عبدالمنان صاحب کچہری بازار لائلپور — " " نمبر ۵۰

۱۰۔ چوہدری غلام احمد صاحب سٹور کیپر معرفت ووڈ میڈیکل ہال سرگودھا۔ رسید بک نمبر ۵۳

۱۱۔ مرزا احمد صاحب وینس لنگے ضلع گجرات — رسید بک نمبر ۶۸

۱۲۔ چوہدری عبداللطیف صاحب پاؤنیر ورکس بیرون حرم گیٹ ملتان۔ رسید بک نمبر ۷۰

۱۳۔ ملک عبدالرحمن صاحب قائد بدین — رسید بک نمبر ۷۹

۱۴۔ چوہدری ظفر احمد صاحب حسنی چک نمبر ۱۲ گوکھووال۔ رسید بک نمبر ۸۰

۱۵۔ عبدالصمد صاحب معرفت عبدالرحمن صاحب منیجر سیونگ مشین کمپنی گوجرانوالہ — رسید بک نمبر ۸۲

۱۶۔ عبدالغفور صاحب معرفت میاں عبدالرفیق صاحب ہاؤس — محلہ نقیباں ہارڈ ڈیگری [illegible] — رسید بک نمبر ۸۳

۱۷۔ ملک محمد جمیل صاحب کوچہ احمدیاں ننکانہ صاحب۔ رسید بک نمبر ۸۴

۱۸۔ ملک محمد فیروز صاحب [illegible] مانگٹ اونچے۔ رسید بک نمبر ۸۷

۱۹۔ میر عبدالقادر صاحب میرپور خاص ایکوپمنٹ ایگریکلچر ڈھونن آباد — رسید بک نمبر ۹۰-۹۲-۹۳-۹۴

۲۰۔ قاضی عبدالمجید صاحب باٹا شو کمپنی صدر بازار اوکاڑہ۔ رسید بک ۹۷-۱۵۶

۲۱۔ ناظر حسین صاحب قائد خدام الاحمدیہ چک نمبر ۲۲۳ ڈھیر کے لائلپور — رسید بک نمبر ۱۱۲

۲۲۔ چوہدری عبدالوحید صاحب بیمہ انسپکٹر نگھیانہ — رسید بک نمبر ۹۶-۹۹-۱۱۶-۱۱۹

۲۳۔ مرزا عبدالرشید صاحب معرفت مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب ابراہیم جی حکیم جی بلڈنگ رام سوامی کراچی نمبر ۳ — رسید بک نمبر ۱۲۳-۱۲۴

۲۴۔ چوہدری غلام دستگیر صاحب معرفت چوہدری فضل کریم صاحب مسجد فضل احمدیہ لائلپور — رسید بک نمبر ۱۲۷

۲۵۔ قریشی حمید صاحب نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ — رسید بک نمبر ۱۴۰

۲۶۔ چوہدری نور احمد صاحب معرفت ووڈ میڈیکل ہال سرگودھا — رسید بک نمبر ۱۴۱

۲۷۔ سعید احمد صاحب معتمد خدام الاحمدیہ بہوڑو چک نمبر ۱۸ ضلع شیخوپورہ — " نمبر ۱۵۲

۲۸۔ ماسٹر محمد الدین صاحب انور معرفت ووڈ میڈیکل ہال سرگودھا — " نمبر ۱۵۳

کل رسید بکیں ۴۹ عدد

(نائب مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعتہائے حیدرآباد ڈویژن کے لئے

حلقہ حیدرآباد کی مقامی جماعتیں عہدہ داروں کا سہ سالہ انتخاب کر کے جلدی برائے منظوری جناب ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ امراء ضلع اور ڈویژنل امیر کے انتخابات اس وقت تک نہیں ہو سکیں گے جب تک کہ مقامی جماعتوں کے صدر یا امیر صاحبان کے انتخاب ہو کر منظور نہ ہو جائیں۔ اس لئے مقامی عہدہ داروں کے انتخابات میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک سے انتخابات نہیں کرائے انہیں جلدی کرنی چاہیئے —— جو جماعتیں اپنے ہاں صدر کی جگہ امیر کا (ص)

374

محرّرین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہیں وہ اپنی درخواست جو حسب ذیل کوائف پر مشتمل ہو ۸ مئی ۱۹۵۷ء تک ناظر بیت المال کے نام ارسال فرمائیں۔ نیز امتحان و انٹرویو کے لئے ۲۰ مئی ۱۹۵۷ء کو بوقت ۹ بجے صبح نظارت بیت المال میں تشریف لائیں۔ یہ اسامی خالی ہونے پر پاس شدہ امیدواران کو ترجیح دی جائے گی جنہیں امتحانی زمانہ میں ۵۰/- روپے تنخواہ اور ۱۰/- روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر متعلقہ کی سفارش پر ۵۰-۳-۸۰ کے گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے۔ جو امیدوار اس وقت مختلف نظارتوں میں کام کر رہے ہیں اور انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہیں کیا ان کے لئے بھی درخواست کا دینا ضروری ہے۔ ورنہ بغیر امتحان پاس کئے وہ مستقل نہ ہو سکیں گے۔ جملہ امیدواروں کے لئے کاغذ قلم دوات کا اپنے ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔

۱۔ نام امیدوار معہ مکمل پتہ
۲۔ ولدیت
۳۔ تعلیمی قابلیت
۴۔ تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند
۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو
۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
۷۔ سابقہ چال چلن۔ دیانت۔ اخلاص اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور خدام کی تصدیق۔
۸۔ متفرق قابل ذکر امور۔
۹۔ بزرگان سلسلہ کی سفارش

(نظارت بیت المال ربوہ)

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمائی ہیں:۔

شق نمبر ۱ ملازمین احباب کے لئے
ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

شق نمبر ۲ زمیندار احباب کے لئے
ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ۱ آنہ فی ایکڑ
ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک ۲ " "
ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع " "
د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مزارع ۱ "

شق نمبر ۳ تاجروں کے لئے
بڑے تاجر مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے — ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع۔

شق نمبر ۴ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کے لئے
ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق نمبر ۵ ڈاکٹر و وکلاء صاحبان کے لئے
ا۔ پچھلے سال کی آمد سے موجودہ سال کی آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔
ب۔ نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

شق نمبر ۶ ٹھیکیدار صاحبان کیلئے — سال کے مجموعی منافع کا ایک فیصدی۔

شق نمبر ۷ لجنہ اماء اللہ
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تریسٹھ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸ خوشی کی تقاریب پر
یعنی نکاح، شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان وغیرہ میں کامیابی پر حسب اخلاص و استطاعت۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے۔ مسابقت فرمائیے۔ اور جنت میں گھر بنائیے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

(ص) انتخاب کرنا چاہیں انہیں اپنی درخواست امیر کے انتخاب کی اجازت کے لئے ایک ریزولیوشن کی صورت میں جناب ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں بھجوانی چاہیئے۔ جن جماعتوں نے منظوری حاصل کئے بغیر مقامی امیر کا انتخاب کیا ہے وہ بے قاعدہ ہے۔ انہیں پھر سے ریزولیوشن پاس کر کے اجازت کی درخواست بھجوانی چاہیئے۔ جسے ناظر صاحب اعلیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بغرض منظوری پیش فرمائیں گے۔ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ امیر کے لئے ایک سے زیادہ نام بھجوانے ضروری ہیں۔ (اکبر دین امیر جماعت احمدیہ حلقہ حیدرآباد)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ اپریل کو محلہ دارالنصر بکوٹھی مسعود احمد خورشید صاحب سنوری برخوردار عبدالقیوم صاحب ولد شاہ محمد صاحب ساکن کوئٹہ بلوچستان جو کہ مکرم (مولوی) قدرت اللہ (صاحب) سنوری کے نواسے ہیں۔ ان کا نکاح بحمد اللہ فاخرہ صاحبہ بنت چوہدری غلام غوث صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ جنگل ربوہ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے پڑھا۔ درویشان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالے یہ نکاح مبارک کرے۔ آمین

(قدرت اللہ سنوری)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس ۳ بابت ۱۹۵۶ء

جرنی مین بلیک سمتھوں کی بھرتی:۔

ایسے امیدواروں کی طرف سے جن کے پاس پاکستان میں رہائش کا سرٹیفکیٹ ہو۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے میں Journeymen Blacksmith کی ۔۔۔ آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تنخواہ کا سکیل ۱۵۰-۵-۱۰۰ روپے مہنگائی الاؤنس اور دوسرے الاؤنس وزیر کے قواعد جن کی اجازت ہے ان کے علاوہ ہوں گے۔

معیار قابلیت:۔ امیدواروں کیلئے ضروری ہے کہ وہ کسی منظور شدہ فنی ادارے کے تعلیم یافتہ ہوں یا ریلوے ورکشاپ یا سول ڈاک یارڈ یا کسی مشہور ٹھیکیدار کے ورکشاپ میں جو مکینیکل ۔۔۔ کام انجام دیتی ہو ملازم ہو۔ انہوں نے عملی تربیت کا مکمل کورس پاس کر رکھا ہو۔ وہ انگریزی بھی اتنی قابلیت بھی ۔۔۔ رکھتے ہوں کہ انگریزی کا ۔۔۔ سے لکھ پڑھ سکیں۔ اور مکینیکل نقشہ جات بھی پڑھ سکیں۔

عمر:۔ باہر کے امیدواروں کے لئے عمر ۱۵ جون ۱۹۵۶ء کو ۱۸ سال اور تیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ اور درجہ چہارم کے ریلوے ملازمین کے لئے عمر ۱۸ سے ۳۵ سال کے اندر اندر۔

درخواستیں پیش کرنے کا طریق:۔ درخواستیں مقررہ فارم پر ارسال کی جائیں یہ فارم ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ درخواستیں قریب ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی معرفت یا ریلوے ملازمین کی صورت میں محکمانہ افسروں کی وساطت سے آنی چاہئیں۔ نیز درخواستیں مقررہ فارم پر طبع شدہ ہدایتوں کے بموجب احتیاط سے پر کی جائیں۔

خاص رعایت:۔ ان امیدواروں کے لئے جو (i) شیڈیول کاسٹس سے تعلق رکھتے ہوں۔ (ii) یا مغربی پاکستان کے قبائلی علاقے کے رہنے والے ہوں۔ جن میں ملحقہ ریاستیں بھی شامل ہیں (iii) یا آزاد کشمیر۔ گلگت۔ ایجنسی۔ بلتستان یا ریاست جموں وکشمیر کے رہنے والے ہوں۔ بمع مذکورہ علاقوں میں . . . . یا پاکستان کے کسی دوسرے علاقے میں ہجرت کر آئے ہوں (iv) یا مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازیخان کے غیر شمولہ علاقوں کے رہنے والے ہوں۔

(۱) درخواست کے مقررہ فارم کی قیمت ایک روپیہ فی فارم کی بجائے چار آنے فی فارم ہوگی (۲) عمر کی زیادہ سے زیادہ میعاد میں تین سال کی رعایت ہو سکے گی۔

درخواستیں مع سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ مکینیکل ورکشاپ نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ کے پاس ۱۵ جون ۱۹۵۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

ان امیدواروں کو جنہیں انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا کوئی سفر خرچ یا اخراجات یومیہ وغیرہ نہیں دیئے جائیں گے۔

برائے (سپرنٹنڈنٹ مکینیکل ورکشاپس)

کشمیری عوام بھیڑ بکری نہیں جنہیں بانٹ لیا جائے

پاکستان سلامتی کونسل کی قراردادوں پر جلد سے جلد عمل کرنے پر زور دیگا

تہران ۱۶ اپریل۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل بیان ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران اعلان کیا ہے کہ کشمیر کی تقسیم کے متعلق وزیراعظم ہند پنڈت نہرو کی تجویز قابل قبول نہیں۔ وزیراعظم نے کہا۔ کشمیری عوام کوئی بھیڑ بکری نہیں ہیں جنہیں آپس میں بانٹ لیا جائے"۔

مسٹر محمد علی کل صبح بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے تہران پہنچے تھے۔ آپ بغداد کونسل کے دوسرے اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر حمید الحق چودھری اور دوسرے ارکان بھی وزیراعظم کے ہمراہ تھے ہوائی اڈہ پر وزیراعظم تہران مسٹر حسین علاء وزیر خارجہ علی قلی اردلان وزیر دفاع ایرانی افواج کے چیف آف سٹاف جنرل حیات اور تہران میں پاکستان کے سفیر کرنل رضا نے مسٹر محمد علی کا استقبال کیا

وزیراعظم نے اخبارات اور تہران ریڈیو کے نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ وزیراعظم ہند پنڈت نہرو نے کشمیر کی تقسیم کے متعلق جو تجویز پیش کی ہے۔ وہ غیر معقول ہے جا اور ناقابل قبول ہے۔ آپ نے کہا "ریاست جموں وکشمیر کے عوام مال و اسباب یا منقولہ جائیداد نہیں۔ جسے تقسیم کیا جا سکے کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنے کے حق سے کسی طرح محروم نہیں کیا جا سکتا

وزیراعظم نے اعلان کیا کہ کشمیر کے متعلق پاکستان نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ صحیح اور عملی ہے۔ پاکستان نے رائے شماری کے سوا کشمیر کے متعلق کوئی دوسری تجویز کبھی قبول نہیں کی۔ اور ایسی تجویز ہمیشہ مسترد کی ہے پاکستان کے نزدیک مسئلہ کشمیر کا واحد حل رائے شماری ہے۔

مسٹر محمد علی سے استفسار کیا گیا کہ کیا پاکستان کشمیر کا مسئلہ میثاق بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں اٹھائے گا۔ اس پر وزیراعظم محمد علی نے کہا۔ "آپ کو اس کے متعلق بعد میں معلوم ہو جائے گا۔ اس وقت میں کچھ کہنا نہیں چاہتا ہم دیکھیں گے کہ اس سلسلہ میں کیا کچھ ہو سکتا ہے۔"

مقبوضہ کشمیر کی سرحد پر وسیع پیمانہ پر فوجی نقل وحرکت

راولپنڈی ۱۷ اپریل۔ بھمبر سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مقبوضہ کشمیر کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کی وسیع پیمانہ پر نقل وحرکت شروع ہو گئی ہے۔ بکتر بند گاڑیاں اور ٹینک بھی سرحدی علاقوں میں دیکھے گئے ہیں۔ منادر اور چھمب کے قریب متعین بھارتی فوجوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ سرحدوں پر متعین بھارتی دستے گذشتہ چند روز سے رات کو سرخ رنگ کے گولے فضا میں پھینک رہے ہیں۔

ہندوستان کے فوجی اخراجات میں اضافہ

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ ہندوستان کے وزیر خزانہ مسٹر دیش مکھ نے بتایا ہے کہ آئندہ پانچ سال میں ہندوستان اپنے دفاعی اخراجات میں اضافہ کرے گا۔

تقسیم کی تجویز ناقابل قبول ہے

مظفرآباد ۱۶ اپریل۔ آزاد کشمیر کے صدر کرنل شیر احمد نے کہا ہے کہ پنڈت نہرو نے تقسیم کے بارے میں جو تجویز پیش کی ہے ریاستی عوام اسے ہرگز قبول نہیں کریں گے آپ نے کہا۔ کشمیری عوام گذشتہ ایک صدی سے امرتسر کے رسوائے زمانہ بیعنامہ کی تکالیف ومصائب جھیل رہے ہیں۔ اور اس کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہ اس قسم کے دوسرے بیعنامہ کو کبھی تسلیم نہیں کریں گے۔